گھر کا پالا ہوا بکرا بیچ کر بڑا جانور لینا اور اس میں عقیقے کا حصہ شامل کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1730 تاریخ:22-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے قربانی کے لیے ایک بکرا پالا تھا۔ اب ارادہ یہ ہے کہ اسے بیچ کر اور اس میں کچھ مزید رقم ملا کر ایک بڑا جانور خریدلوں اور اس میں اپنی قربانی کے ساتھ بچوں کے عقیقے کے حصے بھی شامل کرلوں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(1) کیا میرا اس پالتو بکرے کو بیچ کر قربانی کے لیے بڑا جانور خریدنا، جائز ہے؟

(2) کیا میں قربانی کے جانور میں اپنے بچوں کے عقیقے کے حصے شامل کر سکتا ہوں؟

نوٹ: یہ بکرا پالتو ہے، خریدا نہیں ہے اور نہ ہی اس کی قربانی کی منت مانی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) پوچھی گئی صورت میں آپ کا قربانی کے لیے رکھے ہوئے بکرے کو بیچ کر بڑا جانور لینا شرعاً جائز ہے۔

مسئلہ کی تفصیل:

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو جانور پہلے سے ہی انسان کی ملکیت میں ہو، خریدا ہوا نہ ہو یا قربانی کی نیت کے بغیر خریدا ہو، تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے علی التعیین اسی جانور کی قربانی لازم نہیں ہوتی، خواہ وہ پالنے یا خریدنے والا شخص غنی ہو یا فقیر، لہذا پوچھی گئی صورت میں بھی جب وہ بکرا گھر کا پالتو ہے، تو اگرچہ اس میں قربانی کی نیت کر لی تھی، تب بھی اسے بیچنے میں شرعاً حرج نہیں۔

فقیر نے یا غنی نے بکرا خریدا اور خریدتے وقت اس بکرے پر قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں قربانی کی نیت کی، تو اس خاص بکرے کی قربانی کے حکم کو بیان کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں ہے:" اشتری شاۃ ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذلك أن یضحی بھا لا یجب علیہ سواء کان غنیا أو فقیرا لان النیۃ لم تقارن الشراء فلا تعتبر "یعنی: اگر کسی نے بکری خریدی اور خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، تو بعد میں قربانی کی نیت کرنے سے اس شخص پر اس خاص جانور کی قربانی واجب نہ ہو گی، برابر ہے کہ یہ شخص غنی ہو یا فقیر، کیونکہ اس خاص جانور کی قربانی کرنے کی نیت خریدنے سے ملی ہوئی نہیں ہے اور خریدنے کے بعد اس خاص جانور کی قربانی کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ62، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رد المحتار میں ہے:" فلو کانت فی ملکہ فنوی ان یضحی بھا،او اشتراھا ولم ینوالاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذٰلک لایجب، لان النیۃ لم تقارن الشراء فلا تعتبر "ترجمہ: اگر بکری (وغیرہ قربانی کا جانور) اپنی ملک میں ہو اور اس نے اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ کی ہو، پھر بعد میں قربانی کی نیت کر لی ہو، تو اس سے اس پر قربانی واجب نہ ہو گی، کیونکہ خریدتے وقت نیت نہیں کی، لہٰذا بعد کی نیت معتبر نہیں ہو گی۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الاضحیہ، جلد9، صفحہ532، دار الفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:" فقیر اگر بہ نیت قربانی خریدے، اس پر خاص اس جانور کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اگر جانور اس کی مِلک میں تھا اور قربانی کی نیت کر لی یا خریدا، مگر خریدتے وقت نیت قربانی نہ تھی، تو اس پر وجوب نہ ہو گا، غنی پر ایک اضحیہ خود واجب ہے اور اگر اَور نذر بصیغہ نذر کرے گا، تو وہ بھی واجب ہو گا۔" **(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ451، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

بہار شریعت میں ہے:" بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی

کی نیت نہ تھی، بعد میں نیت کرلی، تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہو گی۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ332، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) قربانی کے بڑے جانور، مثلاً گائے یا اونٹ، وغیرہ میں عقیقہ کا حصہ بھی شامل کرسکتے ہیں۔

مسئلہ کی تفصیل:

اس کی تفصیل یہ ہے کہ عقیقہ اولاد کی نعمت ملنے پر شکرانے کے طور پر کیا جاتا ہے، جس طرح قربانی میں عبادت کی نیت ہوتی ہے، اسی طرح عقیقے میں بھی شکرانے کے طور پر عبادت کی نیت ہوتی ہے اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ قربانی کے بڑے جانور میں سب شرکا کی نیت تقرُّب یعنی عبادت کی نیت ہونا ضروری ہے، خواہ وہ تقرُّب مختلف قسم کے ہی ہوں، مثلاً: عقیقہ، حجِ قِران، حجِ تمتع کی قربانی کہ سب سے تقرُّب مقصود ہوتا ہے، لہٰذا ان سب کو اگر گائے یا اونٹ کی قربانی میں شامل کیا جائے، تو سب ادا ہو جائیں گے۔

قربانی کے بڑے جانور میں عقیقے کا حصہ شامل کرنے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: "ان الجھات وان اختلف صورۃ فھی فی المعنی واحد، لان المقصود من الکل التقرب الی اللہ و کذالک ان اراد بعضھم العقیقۃ عن ولد ولد لہ من قبل، لان ذالک جھۃ التقرب الی اللہ تعالیٰ بالشکر علی ما انعم علیہ من الولد، کذاذکر محمد رحمہ اللہ فی نوادر الضحایا" ترجمہ: (قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ وغیرہ مختلف عبادات کی نیتیں کرنے کے سبب) اگرچہ صورۃً جہتیں مختلف ہیں، مگر معنوی اعتبار سے ایک ہی ہیں، کیونکہ ان سب سے مقصود تقرب الی اللہ ہے، یونہی اگر (قربانی کے شرکاء میں سے) کسی نے اپنے نومولود بیٹے کی طرف سے عقیقہ کرنے کی نیت کی (تو یہ بھی جائز ہے)، اس لیے کہ بیٹے کی نعمت ملنے پر شکرانے کے طور پر (عقیقہ میں جانور ذبح کرنا) عبادت کی ہی ایک صورت ہے، مُحَرِّرِ مذہب امام محمد علیہ الرحمۃ نے نوادر الضحایا میں یونہی ذکر فرمایا۔ **(بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ72، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

فتاوی امجدیہ میں ہے: "کتبِ فقہ میں مصرح (یعنی اس بات کی صراحت کی گئی ہے) کہ گائے یا اونٹ

کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے ... تو جب قربانی میں عقیقہ کی شرکت جائز ہوئی، تو معلوم ہوا کہ گائے یا اونٹ کا ایک جزء عقیقہ میں ہوسکتا ہے اور شرع نے ان کے ساتویں حصہ کو ایک بکری کے قائم مقام رکھا ہے، لہٰذا لڑکے کے عقیقہ میں دو حصے ہونے چاہیے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ یعنی ساتواں حصہ کافی ہے، تو ایک گائے میں سات لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ہوسکتا ہے۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 3، صفحہ 302، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

13 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ/22 مئی 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے